سوال

(37)خراجی زمین میں عشر ہے یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زمین خراجی میں عشر لازم ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ مسئلہ معارک عظیمہ سے ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ و امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ دونوں لازم ہیں، اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں سوائے خراج کے اور کچھ لازم نہیں، چنانچہ ہدایہ میں ہے : ((ولا عشر فی الخارج من ارض الخراج الخ)) فتح القدیر میں ہے : ((وقال الشافعی رحمۃ اللّٰہ علیہ ومالک رحمۃ اللّٰہ علیہ واحمد رحمۃ اللّٰہ علیہ یجمع بینھما لانھما حقان ذاتاً ومحلاً وسبباً ومصرفاً الخ)) صاحب ہدایہ نے اپنے مدعا کے اثبات میں تین ادلہ قائم کیے ہیں، امام ابن ہمام نے تینوں کو مخدوش و منظور فیہ کر دیا ہے، چنانچہ صاحب ہدایہ نے استدلال بحدیث : ((لا یجتمع عشر واخراج فی ارض مسلم)) کیا اور امام ابن ہمام نے فرمایا : ((وہو حدیث ضعیف)) پھر آگے اس کی وجہ ضعف بیان کی، پھر دو حدیثیں موقوف نقل کیں، اس پر فرمایا : ((وحاصل ہذا کما تری لیس الا نقل مذہب بعض التابعین ولم یرفعؤ لیکون حدیثاً مرسلا)) و نیز صاحب ہدایہ نے استدلال کیا کہ ((ان احداً من الائمۃ الجور والعدل لم تجمع بینھما)) اس پر امام ابن ہمام نے فرمایا : ((قد منع بتقل ابن المنذور الجمع فی الاخذ عن عمر بن عبد العزیز فلم یتم وعدم الاخذ من غیرہ جاز کونہ لتفویض الدفع الی الملاک فلم یتعین قول الصحابی بعدم الجمع لیتج من یحتج بقولھم علی ان فعل عمر بن عبد العزیز یقتضی ان لیس عمر بن الخاط علی منع الجمع لانہ کان متبعاًلہ مقتضائً لاشمارہ الخ)) لیکن امام ابن ہمام نے ایک دلیل عدم وجوب کی نقل کی ہے، فرماتے ہیں : ((الذی یغلب علی الظن ان الخلفاء الراشدین من عمر رضی اللّٰہ عنہ وعثمان وعلی لم یاخذوا عشراً من ارض الخراج والّا لنقل کما نقل تفاصیل اخذہم الخراج الخ)) اور بحکم حدیث ((علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین)) یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب خلفاء الراشدین میں سے کسی نے عشر زمین خراجیہ سے نہ لیا تو اب بھی وہی حکم ہے، گویا یہ حکم منجملہ اجماعیات صحابہ ہوا۔ اور نیز اراضی بلاد عجم بتصریح علمائے کرام خراجیہ ہیں، چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مالا بدمنہٗ میں وجناب شاہ عبد العزیز صاحب نے بعض تحریرات میں اس پر صراحت فرمائی ہے، اور خراجیہ اسے کہتے ہیں جس میں عشر نہ ہو، تو ثابت ہوا کہ زمین خراجی میں عشر لازم نہیں۔ ہذا واللہ اعلم۔

ہوالموفق :... واضح ہو کہ ہر زمین کی پیداوار میں عشر یا نصف عشر (جیسی صورت ہو) لازم ہے بشرطیکہ مالک پیداوار مسلمان ہو، اور پیداوار نصاب کو پہنچی ہو، خواہ زمین خراجی ہو یا عشری اور خواہ زمین مالک پیداوار کی مملوک ہو یا نہ ہو، ہر حالت میں عشر یا نصف عشر لازم ہے، اس واسطے کے کہ ادلہ وجوب عشر و نصف عشر عام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ : وَأَنفِقُوا مِن طَيِّبَٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ (البقرۃ) ((وقال رسول اللہ ﷺ فیما سقت السماء والعیون او کان عشریا العشر وفیما سقی بالنضح نصف العشر)) (متفق علیہ) اور کوئی دلیل ایسی صحیح نہیں ہے، جس سے یہ ثابت ہو کہ عشر یا نصف صرف زمین عشری میں لازم ہے، اور زمین خراجی میں لازم نہیں، اور جس قدر دلیلیں اس مطلب کے ثبوت میں حنفیہ کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں، ان میں سے ایک بھی قابل احتجاج نہیں، ایک دلیل ان کی یہ حدیث ہے : ((لا یجتمع عشر وخراج فی ارض مسلم)) ''یعنی مسلمان کی زمین میں عشر اور

خراج جمع نہیں ہوتا۔ ‘‘ یہ حدیث باطل ضعیف و باطل ہے، حافظ ابن حجر درایۃ ص ۲۶۸ میں لکھتے ہیں، حدیث ((لا تجتمع عشر وخراج فی ارض مسلم ابن عدی عن ابن مسعود رفعہ بلفظ لا یجتمع علیٰ مسلم خراج و عشر وفیہ یحییٰ بن عنبسۃ وہو واہٍ وقال الدار قطنی ہو کذاب وصح ہذا الکلام عن شعبی و عن عکرمۃ اخرجہا ابن ابی شیبۃ وصح عن عمر بن عبد العزیز انہ قال لمن قال انما علی الخزاج الخزاج علی الارض والعشر علی الحب۔ اخرجہ، البیہقی من طریق یحییٰ بن آدم فی الخزاج لی وفیہا عن الزہری لم یزل المسلمون علیٰ عہد رسول اللہ ﷺ وبعدہ یعاملون علی الارض ویشکرونہا ویؤدون الزکوٰۃ عما یخرج منہا دفی الباب حدیث ابن عمر فیہا سقت السماء عشر متفق علیہ ویستدل بعمومہ انتہیٰ))

اور علامہ ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں: ((ولم یثبت منع الجمع بین العشر والخزاجل بدلیل شرعی وما رواہ ابن الجوزی وذکرہٗ ابن عدی فی الکامل عن یحییٰ بن عنبسۃ حدثنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن علقمۃ عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ لا تجتمع علی مسلم عشر وخراج باطل انتہیٰ))

اور ایک دلیل یہ ہے کہ کسی امام نے عادل ہو یا جائز عشر اور خراج کو جمع نہیں کیا، یعنی ایسا نہیں کیا کہ عشر بھی لیا ہو، اور خراج بھی، پس تمام ائمہ (جائز ہوں یا عادل) کا اتفاق و اجماع اس امر کے ثبوت کے لیے کافی ہے کہ زمین خراجی میں عشر نہیں، یہ دلیہ بھی ناقالب استدلال ہے، جیسا کہ مجیب نے علامہ ابن الہمام سے نقل کیا، اور حافظ ابن حجر درایۃ ص ۲۶۸ میں لکھتے ہیں۔

((لا اجماع مع خلاف عمر بن عبد العزیز والزہری بل لم یثبت عن غیرہما التصریح بخلافہما انتہیٰ))

اور ایک دلیل یہ ہے کہ ظن غالب یہ ہے کہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے زمین خراجی سے عشر نہیں لیا، کیونکہ اگر یہ حضرات زمین خراجی سے عشر لیتے تو ضرور منقول ہوتا جیسا کہ ان کے خراج لینے کی تفصیلی باتیں منقول ہیں، پس خلفاء راشدین رضی اللہ عنہ کا زمین خراجی سے عشر نہ لینا دلیل ہے کہ زمین خراجی میں عشر لازم نہیں، یہ دلیل بھی ناقابل استدلال ہے، اس واسطے کہ جب آیت قرآنیہ واحادیث نبویہ کے عموم سے خراجی زمین میں عشر کا لازم ہونا ثابت ہے، تو ظن غالب یہ ہے کہ ان حضرات رضی اللہ عنہم نے زمین خراجی سے ضرور عشر لیا ہوگا، اور عدم ذکر شی عدم شی لازم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ نذیریہ ج 1 ص ۴۹۳)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 7 ص 109-111

محدث فتویٰ